ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ
الحمد للہ والمنہ یہ رسالہ نافعہ جو مخبر فضائل و کمالات الٰہی موسوم بہ
فیضان غیبی
سنہ ۱۲۸۲
ہی براے نفع خواص عوام امت حضرت خیر الانام
مطبع مظہر العجائب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب تعریف اُس علام الغیوب کو سزاوار ہی جسنے نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ و سلم کو اپنے خاص علم غیب سے سرفراز فرما کے فلا یظہر علی غیبہ احدًا الا من ارتضیٰ من رسول کی خلعت سے معزز کیا جل جلالہ و عم نوالہ اور صلوٰۃ و سلام اُس بشر بے نظیر پر ہو جسنے بر سر منبر فرمایا کیا لوگ میرے علم پر طعن کرتے ہین واللہ قیامت تک جو چیز ہونیوالی ہے تم مین سے جو پوچھو مین کہدیتا ہون اور اپنے شاہد دعوے غیب دانی کو علمت علم الاولین والاخرین کے حلیہ سے مزین فرمایا صلی اللہ علیہ و علی آلہ و اصحابہ و سلم اجمعین **امّا بعد** بندہ عاصی محمد عابد خدمت مین محبان نبوی اور عاشقان مصطفوی کے عرض کرتا ہی کہ اس بندہ کے دلمین مسئلہ غیب دانی رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ و سلم کا کما ینبغی مفہوم نہین ہوتا تھا اسواسطے ایک عالم یگانہ فاضل زمانہ زاہد کامل عارف واصل اور جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم سے حسن عقیدہ رکھنے والے سے مسئلہ مذکورہ لباس مین سوالون کے پوچھا مولوی صاحب موصوف نے اُسکے جوابون سے ارشاد فرمایا اور بندہ کو جتنے شبہے تھے بفضلہ تعالی دل سے دور ہو گئے

پس یہہ عاصی چاہا کہ جیسا مین جوابات مذکورہ سے بہرہ یاب ہوا مسلمان بھائیون کو بھی اُس سے فایدہ مند کرون اور یہہ بندہ جناب مولویصاحب موصوف کا نام اِس رسالیمین داخل کرنیکو بہت سا چاہا لیکن جناب موصوف نے فرمایا نام داخل کرنے مین ریا کو دخل ہی اور ہمکو تاثیر مطلوب ہی اسیواسطے نام مجیب مندرج رسالہ نہین ہوا امید ناظرین سے یہہ ہی کہ اِس رسالیکو از ابتدا تا انتہا بغور و انصاف ملاحظہ فرماوین اور اِس بندیکو دعائے خیر سے نہ بھولین واللہ الموفق والهادی جوابات مذکورہ اتنے کتب سے لئے گئے ہین

قرآن شریف[1] معہ نشان سیپارہ درکوع وسورہ حدیث نبوی[2] معہ سند راوی وکتاب روض النضیر[3] شرح جامع الصغیر علامہ مناوی فتادی[4] امام نووی کتاب[5] الاعلام بقواطع الاسلام مولانا احمد بن حجر ہیثمی مدارج[6] النبوہ محدث عبد الحق دہلوی طحطاوی[7] حاشیہ در المختار رد المحتار[8] حاشیہ در المختار شرح ملا جامی[9] سراج[10] المنیر شرح جامع الصغیر تفسیر[11] فیض الکریم مفتی بدر الدولہ سیف[12] المسلمین مفتی بدر الدولہ تفسیر[13] مدارک تفسیر[14] بغوی تفسیر[15] بیضاوی تفسیر[16] جلالین تفسیر[17] کبیر امام فخر الدین رازی تفسیر[18] ابو سعود تفسیر[19] فتح العزیز عین[20] العلم مشکوۃ[21] شریف منح[22] مکیہ شرح ہمزیہ

منح[23] البرکات شرح دلایل الخیرات شرح[24]

عقاید نسفی نور[25] الانوار وغیرہ

فیضانِ غیبی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱ **سوال** اللہ تعالی کو علم غیب قرآن و حدیث اور معتبر کتابون سے ثابت ہی سو مشہور و معروف ہی کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا علم غیب بھی اسیطرح ثابت ہی یا نہین اور تھا تو جمیع غیب کا علم تھا یا بعض غیب کا

جواب قرآن اور حدیث اور معتبر کتابون سے ثابت ہی کہ حضرتکو بعض غیب کا علم تھا

۲ **سوال** اللہ تعالی کے اور حضرت کے علم غیب مین کیا فرق ہی

جواب بڑا فرق ہی اور کئی وجہون سے فرق ہی اول وجہ اللہ تعالی عالم الغیب بالذات ہی اور حضرت کا علم غیب بالعرض ہی دوسرا وجہ اللہ تعالی کا علم غیب بالاستقلال ہی اور حضرتکا علم غیب بالالہام تیسرا وجہ اللہ تعالی عالم جمیع غیوبکا ہی اور حضرت عالم بعض غیوب کے ہین چوتھا وجہ اللہ تعالی کا علم غیب محیط ہی اور حضرتکا علم محاط ہی پانچوان وجہ اللہ تعالی عالم کل غیوب ہی اور حضرت عالم بعض غیوب ہین چھٹا وجہ اللہ تعالی کا علم غیب بالاصالت ہی اور حضرتکا علم غیب بالوحی ہی ساتوان وجہ اللہ تعالی کا علم غیر محدود ہی کہ حد و نہایت نہین رکھتا اور حضرتکا علم محدود ہی کہ حد و نہایت

رکھتا ہی لیکن یہہ حد و نہایت تیرے اور میرے ادراک سے باہر اور بیان سے خارج ہی اور سند ہر ہر وجہ کی بحوالۂ کتب آگے آویگی

۳ **سوال** آیات واحادیث مین اللہ کی غیب دانی جو ندکور ہی مراد اس سے بالذات ہی یا بالعرض یا ہر دو

جواب مراد بالذات ہی کیونکہ علم بالذات قدیم ہی اور علم بالعرض حادث خدا تعالی کے لئے صفت حادث ثابت کرنا کفر ہی کہ ذات و صفات اسکے قدیم ہین

۴ **سوال** غیب دانی الٰہی کو کوئی معتبر مفسر و محدث بالذات کر کے لکھے ہین کیا

جواب روض النضیر شرح جامع الصغیر مین تحت مین حدیث مفاتیح الغیب کے امام مناوی شیخ محمد رحمہ اللہ لکھے ہین فاما قولہ لا یعلمھا الا ھو فمفسر بانہ لا یعلمھا احد بذاتہ و من ذاتہ الا ھو لکن قد تعلم باعلام اللہ تعالی فان ثمہ من یعلمھا و قد وجدنا ذلک لغیر واحد کما رأینا جماعۃ علموا متی یموتون و علموا ما فی الارحام حال حمل الامراۃ و قبلہ یعنے لیکن قول اللہ تعالی کا کہ نہین جانتا کوئی مفاتیح غیب کو سوائے اللہ کے پس وہ قول تفسیر کیا گیا ہی کہ کوئی نہین جانتا انکو ساتھ ذات اپنے اور اپنی ذات سے سوائے اللہ کے لیکن کبھی معلوم کرایا جاتے ہین وے مفاتیح غیب معلوم کرانے سے اللہ تعالی کے یہی سبب ہی کہ بعضے جانتے

ہین انکو اور پائے ہم بہت کو جیسا کہ دیکھے ہمنے ایک جماعت کو کہ جان لئے کہ کب مرینگے اور جان لئے کہ شکمون مین کیا ہی وقت حمل عورات کے اور اسکے آگے

۵ سوال غیب دانی الٓہی کو کسی معتبر کتاب مین بالاستقلال کرکے لکھے ہین

جواب مولانا شیخ محی الدین محدث امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے فتاویمین لکھے ہین مسئلہ ما معنی قول اللہ تعالی قل لایعلم من فی السمٰوات والارض الغیب الا اللہ وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لایعلم مافی غد الا اللہ واشباہ ذلک من القرآن والحدیث مع انہ قد وقع علم مافی غد فی معجزات النبی صلوات اللہ وسلامہ وفی کرامات الاولیاء رضی اللہ عنہم الجواب معناہ لایعلم ذلک استقلالا وعلم احاطۃ بکل المعلومات الا اللہ واما المعجزات والکرامات فحصلت باعلام اللہ تعالی الانبیاء والاولیاء استقلالا لا یعنے سوال کیا معنی ہی اللہ تعالی کے قول کا جو فرمایا کہہ کہ نہین جانتا کوئی جو آسمانون اور زمین مین ہی غیب کو سوائے اللہ کے اور معنی قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جو فرمائے نہین جانتا کوئی جو کل کیا ہوگا سوائے اللہ کے اور انکے مانند جو آیات واحادیث ہین باوجود اس بات کے کہ ثابت ہوا اور ظہور مین آیا جاننا کل کی بات کا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم کے معجزات مین اور کرامات اولیا رضی اللہ عنہم مین جواب معنی انکا یہہ ہے کہ نہین جاننا غیب کو بالاستقلال یا ورایسا جاننا کہ شامل ہووے تمامی معلومات کو سوائے اللہ کے اور لیکن معجزات وکرامات حاصل ہوے ہین معلوم کرانیسے اللہ کے انبیا اور اولیا کو

۶ سوال غیب دانی الٰہی کو کسی معتبر کتاب مین علم جمیع الغیب کرکے قید کئے ہین

جواب کئے ہین چنانچہ امام شہاب الملة والدین احمد بن حجر ہیثمی کتاب الاعلام بقواطع الاسلام مین لکھے خلص اُسکا یہہ ہے او قیل له تعلم الغیب فقال نعم فهو کفر زاد فی الروضة قلت الصواب انه لا یکفر انتهی واعترض تصویبه لتضمن قوله تعالی وعنده مفاتیح الغیب لا یعلمها الا هو وقوله عز وجل عالم الغیب فلا یظهر علی غیبه احدا الا من ارتضی من رسول ولم یستثن الله غیر الرسول ویجاب بان قوله ذلك لا ینافی النص ولا یتضمن تکذیبه لصدقه بکونه یعلم الغیب فی قضیة وهذا لیس خاصا بالرسل بل یمکن وجوده لغیرهم من الصدیقین علی ان فی الایة الثانیة قولا ان الاستثناء منقطع فتکون الرسل کغیرهم وعلی کل فالخواص یجوز ان یعلموا الغیب فی

یعنی تکذیب النص فی قوله ۲

فی قضیة او قضایا کما وقع للکثیر منهم واشتهر والذی اختص تعا
بہ انما ہو علم الجمیع وعلم مفاتح الغیب المشار الیہا بقولہ تعالی ان
اللہ عندہ علم الساعة وینزل الغیث الآیة وینتج من ہذا التقدیر
ان من ادعی علم الغیب فی قضیة او قضایا لا یکفر وہو محمل ما
فی اصلہا الا ان عبارتہ لما کانت مطلقة تشتمل ہذا وغیرہ ساغ
للنووی الاعتراض علیہ فان اطلق ولم یرد شیئا فالاوجہ ما اقتضاہ
کلام النووی من عدم الکفر ثم رأیت الاذرعی قال والظاہر عدم
کفرہ عند الاطلاق فی جمیع الصور سوی مسئلہ علم الغیب انتہی و
مرادہ بجمیع الصور مسئلہ الطالب لیمین خصمہ وما بعدہ وما
ذکرہ فی الاطلاق فی مسئلة علم الغیب فیہ نظر ظاہر بل الاوجہ ما
قدمت من عدم الکفر یعنے کوئی کسیکو پوچھا کیا تو جانتا ہی غیب کو کہا ہان پس
وہ کافر ہی زیادہ کیا کتاب روضہ مین کہونگا مین صواب یہہ ہی کہ کافر نہین ہوتا
تمام ہوا قول صاحب روضہ کا اور بعضون نے اعتراض کیا صواب کہنے پر اسکے کیونکہ غیب
جانتا ہون کہنا خلاف آیت کے ہی وہ قول اللہ تعالی کا ہی عندہ مفاتح الغیب لا
یعلمہا الا ہو اور قول اللہ تعالی کا عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا

ای فی الروضة ومن ادعی علم [illegible] القضایا الخ وہو محمل ما ۱۲

الا من ارتضی من رسول اور اس آیت مین نہین استثنا کیا اللہ تعالی سوا رسول
کے یعنے علم غیب سب سے نفی کر کے فقط رسول کو ثابت کیا اور یہہ شخص تو رسول نہین پھر
کیونکر اُسکا جاننا بنا صادق ہوگا جواب دیا جاتا ہی اس طور سے کہ اس شخص کا دعوی
غیب نہین خلاف رکھتا ہی آیت سے اور نہ شامل ہی تکذیب نص کو بسبب صادق آنے
قول اُسکے اس طور پر کہ وہ جانتا ہی غیب کو ایک مقدمہ مین اور یہہ بات مخصوص با نبیا
نہین بلکہ ممکن ہی پایا جانا اُسکا غیر انبیا کو صدیقون سے بنا کرنے اسپر کہ آیت ثانی
فلا یظہر مین استثنا منقطع ہی پس ہونگے رسل مثل غیر اپنے بہر تقدیر خاصان الٰہی کو
جایز ہی کہ جانین غیب کو ایک قضیہ اور چند قضیون مین جیسا ظہور مین آیا ہی تون
سے اور مشہور بھی ہی اور وہ علم غیب جو خاص جناب باریکو ہی وہ علم جمیع غیوب
کا اور علم غیب کے خزانون کا ہی کہ آیت اِنّ اللہ عندہ علم السّاعۃ وینزل الغیث
آخر آیت تک مین مذکور ہی اور حاصل اس تقریر کا یہہ ہی کہ جسنے دعوی علم غیب کا
کیا ایک مقدمے یا چند مقدمون مین کافر نہین ہوگا یہی مراد ہی روضہ اور والیکی
جسنے دعوی کیا علم غیب کا تمامی مقدمونمین تو وہ کافر ہی یہی مراد ہی اصل کتاب کی
یعنے قول فقہا کی مگر عبارت اُسکی مطلق اور ہر دو قسم کے علم غیب کو شامل رہنے
سے امام نووی اعتراض کیا اس پر پس اگر کسونے مطلق کہا اور کسی بات کا ارادہ نہین کیا

تو فتوی یہہ ہی کہ حکم کیا کلام نووی کہ کافر نہین ہوتا پھر دیکھا مین اذرعی کو کہ کہا اور ظاہر عدم کفر سے وقت اطلاق کے تمام صورتون مین ہی سوای مسئلہ علم غیب کے ہی تمام ہوا کلام اذرعی کا اور مراد جمیع صورتون سے مسئلہ طالب سوگند کا مدعی سے اور اُسکے مابعد کے مسایل اور وہ جو ذکر کیا مطلق کہنے مین مسئلہ علم غیب کے اُسمین نظر ہی ظاہر ابلکہ اوجہ وہ ہی جو آگے مذکور ہوا عدم کفر سے یعنے مطلق کہا تو بھی کافر نہین ہوتا

٧ **سوال** غیب دانی الٰہی کو کوئی کتاب مین علم کل یا علم بالاحاطہ کر کے قید کئے ہین

جواب کئے ہین چنانچہ امام نووی کے فتاوی کی عبارت جو پانچوین سوال مین علم احاطہ کل المعلومات موجود ہی دیکھہ لو

٨ **سوال** غیب دانی الٰہی کو بالاصالۃ کر کے کوئی معتبر کتاب مین لکھے ہین

جواب شیخ عبد الحق دہلوی محدث کتاب مدارج النبوہ مین قسم اول کے باب پنجم مین وصل معجزات مین لکھے ہین وازجملۂ معجزات باہرہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بودن اوست مطلع بر غیوب وخبر دادن بآنچہ حادث خواہد شد از کائنات وعلم غیب اصالۃ مخصوص ست بہ پروردگار تعالی وتقدس کہ علام الغیوب ست وہرچہ بر زبان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وبعضے از

تابعان وی ظاہر شدہ است بوحی است یا بالہام

۹ سوال رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو غیب جانتے ہین کر کے کسی معتبر کتاب مین لکھا ہی

جواب لکھا ہی رد المحتار اور طحطاوی مین جو حنفی مذہب کے معتبر کتاب ہین ہین اور ملک عرب و عجم مین اور حرمین شریفین مین متداول ہین مذکور ہی تزوج بشہادۃ اللہ و رسولہ لم یجز بل قیل یکفر لعل وجہہ انہ حلل ما حرم اللہ تعالی لان اللہ تعالی لم یحل النکاح الا بشہود من الجنس فاذا اعتقد الحل بغیر ذلک فقد خالف وفی شرح الملتقی لانہ ادعی ان الرسول یعلم الغیب اہ وقال شیخی زادہ نقلا عن التاتارخانیہ لا یکفر لان بعض الاشیاء تعرض علی روحہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فیعرف بعض الغیب قال اللہ تعالی عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول یعنے کسونے خدا اور رسول کی گواہی سے نکاح کیا تو جایز نہین بلکہ بعضے کہے کافر ہوتا ہی شاید وجہ کفر کا یہہ ہی کہ اسنے حلال جان لیا اسکو جو اللہ تعالی حرام کیا تھا کیونکہ اللہ تعالی حلال نہین کیا نکاح کو مگر ان گواہون سے جو جنس سے انکے ہون پس جب اعتقاد رکھا حلال کا بغیر اسکے

تو خلاف کیا اور شرح ملتقی مین کہا سبب کفر کا یہہ ہی کہ اُسنے دعوا کیا کہ رسول
جانتے ہین غیب کو اور کہا شیخی زادہ تتار خانیہ اور ملتقط و حجت سے نقل کرکے کہ کافر
نہین ہوتا کیونکہ بعضے اشیا عرض کیا جاتے ہین اوپر روح رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے تو پہچانتے ہین بعض غیب کو کیونکہ اللہ تعالی فرمایا مین عالم الغیب
ہون اور نہین ظاہر کرتا ہون اپنا غیب کسی پر مگر جس سے کہ خوش ہون وہ رسول
ہی اس آیت سے صاف معلوم ہوا کہ رسول کو علم بعض غیب ہی اور فقہا بھی اس
بات پر اس آیت کو سند لئے ہین

١٠ سوال اس جواب مین لفظ یعرف بعض الغیب کرکے آیا بھلا لفظ یعلم الغیب بھی کہین مذکور ہی

جواب مذکور ہی چنانچہ چھٹوین سوال کے جواب مین کتاب الاعلام
سے منقول ہی فالخواص یجوز ان یعلموا الغیب یعنے خاصان حق کو جائز
ہی کہ جانین غیب کو اور اسی کتاب مین ہی او قیل تعلم الغیب فقال نعم
فتوی کے رُو سے کافر نہین ہوتا

فالخواص یعلمون الغیب

[illegible]

١١ سُوال اگر کوئی فقط گواہی سے خدا تعالی کے یا نگاہبان فرشتون کے نکاح
کیا تو کیا حکم ہی

جواب نکاح جایز نہین اور اگر اسکو حلال جان لیا تو کافر ہی ای مرادہ

یہان خوب غور کر کے دیکھہ کہ طحطاوی و الاسبب کفر جو بیان کیا ہی سب صورتون
مین بن آتا ہی اور ملتقی و الاسبب کفر جو بیان کیا ہی سب صورتون مین نہین بنتا
کیونکہ خدا تعالی تو بالاجماع غیب دان ہی علی ہذا القیاس ملایکہ مذکور اس نکاح سے
خوب واقف ہین پھر نکاح جایز نہونیکا اور کافر ہونیکا کیا سبب ہی آخر وہی
سبب کہنا پڑیگا کہ گواہ جنس ناکح و منکوحہ کے نہین ہین

۱۲ سوال جواب مذکور سے یعلم الغیب بھی ثابت ہوا بھلا لفظ عالم الغیب
بھی کہین آیا ہی

جواب معنی یعلم الغیب کا جانتا ہی غیب کو اور معنی عالم الغیب کا
جاننے والا غیب کو یے دونون لفظ قانون عربی سے ایکہی مطلب کا فایدہ دیتے
ہین کیونکہ یعلم صیغہ مضارع ہی زمان حال و استقبال پر دلالت کرتا ہی اور
عالم اسم فاعل ہی اور وہ اپنے مابعد مین عمل نہین کریگا جب تک بمعنی مضارع
نہو چنانچہ یہہ قاعدہ شرح ملاجامی مین مذکور ہی بلکہ مدارج النبوہ کے باب پنجم وصل
دوم سے بطور دلالت التزامی نکلتا ہی کہ حضرت پر اطلاق عالم الغیب کا جایز ہی
دا از اسماء و تعالی العلیم و علام و عالم الغیب والشہادہ است و وصف کردہ است
نبی خود را بعلم و مخصوص گردانیدہ است او را بمزیت و فضیلت دران.

جواب دوسرا اللہ تعالی فرماتا ہی لایعلم الغیب الا اللہ ترجمہ
نہین جانتا ہی غیب کو کوئی سوائے اللہ تعالی کے اس آیت سے معلوم ہوا غیب
دانی خدا تعالی کی لفظ یعلم الغیب سے بھی ثابت ہوتی ہی جیسا لفظ عالم الغیب
سے پھر نبی کریم کے حق مین لفظ یعلم الغیب ہم ثابت کرتے پر پھر عالم الغیب آیا
ہی کر کے سوال کرنا مکابرہ ہی اور دایرہ علم سے باہر ہی

۱۳ سوال کسو نے حضرتؐ کو عالم جمیع غیوب ہین کہا تو کیا حکم ہی

جواب کافر ہی چنانچہ کتاب الاعلام کی عبارت چھٹوین جواب مین
مذکور ہی ومن ادعی علمہ فی سائر القضایا کفر یعنے جس نے دعوی کیا
غیب دانی کا جمیع مقدمات مین کافر ہوگا

۱۴ سوال کسو نے حضرت کو عالم بعض غیوب ہین کہا تو کیا حکم ہی

جواب حق کہا کافر نہین ہو دیگا چنانچہ عبارت کتاب الاعلام چھٹوین
جواب مین مذکور ہی ومن ادعی علم الغیب فی قضیۃ او قضایا لا یکفر
یعنے کسو نے دعوی کیا غیب دانی کا ایک مقدمے یا چند مقدموں مین تو کافر نہین
ہوتا اور عبارت طحطاوی اور عبارت رد المحتار بھی اس بات پر گواہ ہی کہ بعض
بعض الغیب صاف لکھے ہین

۱۵ سوال کسو نے حضرت کو عالم الغیب یا غیب دان یا غیب جاننے والے لفظ بعض نا لا کے کہا تو کیا حکم ہی

جواب اس سے پوچھنا تیرا کیا ارادہ ہی جیسا ارادہ ظاہر کریگا ویسا حکم کرنا پیش ازاں اسکے کفر کا حکم نہ کرنا جیسا کتاب الاعلام کی عبارت مین مذکور ہی بل الاوجہ ما قدمت من عدم الکفر یعنے صورت مطلق کہنے مین بھی فتوی یہی ہی

۱۶ سوال رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مراتب روز بروز افزون ہوتے تھے اور ہو رہے ہین بھلا مفاتیح الغیب کا بھی علم حضرت کو عطا ہوا ہی کر کے کسی معتبر کتاب مین مذکور ہی

جواب ہان مذکور ہی سراج المنیر شرح جامع الصغیر مین تحت مین حدیث مفاتیح الغیب کے علامہ عزیزی نے لکھا ہی قال المناوی نعم اذا امر بہ علمتہ الملائکۃ الموکلون بہ و من شاء اللہ من خلقہ قال الشیخ وقد اعطی صلی اللہ علیہ وسلم علمہا بعد ذلک یعنے مفاتیح الغیب سوا اللہ کے کوئی نہین جانتا ہان جب حکم کرتا ہی اللہ تو جان لیتے ہین اس غیب کو ملائکہ جو موکل اس کام پر ہین اور جسکو چاہے اللہ اپنے خلایق سے وہ بھی

معلوم کر لیتے ہین کہا شیخ تحقیق کہ عطا کیا گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم

علم مفاتیح غیب کا بعد اُسکے یعنے مفاتیح الغیب لا یعلمہا الا ہو کی حدیث

فرمانیکے وقت یہہ مرتبہ اپکو حاصل تھا بعد اُسکے یہہ مرتبہ بھی حاصل ہو چکا اور نموذج

اللبیب مین ہی انہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اوتی علم کل شئ الا

الخمس التی فی ایۃ ان اللہ عندہ علم الساعۃ وقیل انہ اوتیہا ایضا

وامر بکتمہا یعنے حضرت کو دیا گیا علم ہر شی کا مگر علم اُن پانچ کا جو آیت ان اللہ

عندہ علم الساعۃ مین ہی اور بعضے کہے اُن پانچون کا علم بھی آپکو دیا گیا لیکن

انکو پوشیدہ رکھنے کا اپکو حکم تھا

۱۷ **سوال** تفسیر فیض الکریم کے - ۴۰۱ - صفحے مین مولوی مفتی بدر الدولہ صاحب

لکھے ہین اہل اسلام کا یہی عقیدہ ہی کہ جو کوئی اعتقاد رکھے کہ اللہ کے سوائے دوسرا کوئی

غیب دان ہی وہ کافر ہی اسیطرح اکثر کتب عقاید و فقہ مین ذکر کئے ہین اُس سے

کیا مراد ہی

جواب مراد اُس سے غیب دانی تمام غیوبات کی بالذات اللہ کے

سوائے دوسرے کو ہی جاننا کفر ہی بعض غیوب کو جانتے ہین کر کے جاننا کفر

ہی کیونکہ خود مفتی موصوف تفسیر مذکور مین - ۴۰۰ - صفحے مین حضرت کی

غیب دانی کس خوبی سے لکھے ہین سدی کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرمائے
میری تمام امت کو مجھے بتلائے جیسا آدم علیہ السلام کو بتلائے تھے مینے معلوم کیا انکو جو
میرے پر ایمان لاوینگے اور جو منکر ہوگے یہہ بات منافقون کو معلوم ہوئی سو تمسخر سے
کہنے لگے جو لوگ ہنوز پیدا ہوے نہین انمین کون مومن اور کون کافر ہوگا کرکے
محمد زعم کرتے ہین ہم تو موجود ہین ہم مین سے کون مومن اور کون کافر ہی سو خبر دیوے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو انکی بات پہنچی حضرت منبر پر سوار ہوکے اللہ تعالی کی حمد وثنا کرکے
فرمائے کیا لوگ میرے علم پر طعن کرتے ہین واللہ قیامت تک جو چیزین ہونہار ہین انسے
پوچھو مین کہدیتا ہون عبداللہ بن حذافہ سہمی کھڑے ہوکے پوچھے یا رسول اللہ میرا
باپ کون ہی آپ فرمائے تیرا باپ حذافہ ہی پھر عمر رضی اللہ عنہ کھڑا ہوکے عرض کئے

یا رسول اللہ رضینا باللہ ربا وبالاسلام دینا وبالقرآن اماما وبک نبیا

آپ ہماری تقصیر معاف کرنا رسول صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر سے اترے اور یہہ حدیث

تفسیر بغوی اور بیضاوی مین بعینہ مذکور ہی خبر لن تنالوین رکوعمین حدیث

وقال السدی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرضت علی امتی فی

صورہا فی الطین کما عرضت علی آدم واعلمت من یؤمن بی ومن یکفر

فبلغ ذلک المنافقین قالوا استہزاء زعم محمد صلی اللہ علیہ وسلم انہ یعلم

مَنْ یُؤمن بہ وَمَنْ یکفر ممّن امر یخلق بعد ونحن معہ وما یعرفنا فبلغ ذلک رَسُوْل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقام علی المنبر فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال مابال اقوام طعنوا فی علمی لاتسالونی عن شئ فیما بینکم وبین الساعۃ الا انبأتکم بہ فقام عبد اللہ بن حذافۃ السہمی فقال مَنْ ابی یارَسُوْلَ اللہ قال حذافہ فقام عمر فقال یارسول اللہ رضینا باللہ ربا وبالاسلام دینا وبالقرآن اِمَامًا وبک نبیا فاعف عنا عفا اللہ عنک فقال النبی صَلی اللہ علیہ وسلم فھل انتم منتھون ثم نزل عن المنبر معنی اُسکا فیض الکرام سے گذرچکا

جواب دوسرا خود مفتی موصوف کتاب مذکور کے ۲۰۳ صفحے مین لکھے ہین اور بھی انکی ہمت دینوی امور کی طرف زیادہ مصروف نہین رہتی انکے دلون کو عوالم قدسیہ سے کمال اتصال رہتا ہی اسلیئے امور غیبی انکے دلون مین منتقش ہوتے ہین پھر کسی نبی سے یا ولی سے استمداد ہم چاہے تو اسکو اس امر کا مکاشفہ ہونا بعید نہین انتہی ای برادر جواب اول مین جو عبارت ہی اسکو بغور نظر کرکہ حضرت کی غیب دانی کس قوت مین ہی کہ حضرت دعوی کرتے ہین کہ قیامت تک کے چیزونکا حال میرے سے پوچھو مین کہدیتا ہون اور دوسرے جواب مین نظر کرکہ کیسی عبارت

عبارت ہی یعنے امور غیبی انکے دلون مین منقش ہین جنکے دلون پر غیبی باتونکا نقش ہو تو وے غیب کے باتون کو جاننا کیا محال ہی

جواب تنبیہ المفتی موصوف نے خود در نضارا مین لکھے ہین جو نام اس رسالیکا سیف المسلمین ہی ۲۹ صفحے مین تم جو اس آیت سے سورہ اعراف کے حضرت کی عدم غیب دانی پر گمان کرتے ہو سو فقط تمھاری بدگمانی ذاتی ہی دیکھئے کہ موسیٰ اور مسیح کو بھی اسی طور کی غیب دانی حاصل تھی اور اسی کتاب کے تیسوین صفحے مین لکھے ہین کیون میان خادم دین عیسوی تم تو عیسیٰ اور یعقوب وغیرہ کی غیب دانیکا طور معلوم کر چکے اب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی غیب دانیان جو اللہ تعالی نے سارے نبیو نسے انکو زیادہ دین تھین اور وقت پر پوری ہوتین ایسین سو بیشمار ہین انتہی

۱۸ سوال انبیا کا علم بوحی تھا یا بالہام اور وحی والہام پر بھی اطلاق غیب کا آیا ہی یا نہین

جواب اللہ تعالی سورہ اذا الشمس کورت مین فرمایا ہی وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ یعنے نہین ہی محمد غیب کی خبر دینے بخیل تفسیر مدارک مین کہا ہین وما هو على الغيب وما محمد على الوحي بضنين بخيل اور تفسیر بغوی مین ہی على الغيب اي الوحي وخبر السماء وما اطّلع عليه مما كان غائبا عليه

من الانباء والقصص اور تفسیر کبیر مین کہا والمعنی ما محمد علی القرآن بمتهم
یعنی نہین محمد قرآن پر متہم ای برادر ہر دو تفسیر والے غیب کا معنی وحی کر کے کئے ہین
اور بعضے قرآن پس وحی و قرآن پر اطلاق غیب کا ثابت ہوا یہہ غیب بالدلیل ہی
اور عین العلم مین لکھا ہی العلم علمان علم المکاشفة وهو نور یظهر فی
القلب فیشاهد به الغیب وهو متحقق یعنی علم دو قسم کا ہی ایک علم مکاشفہ
وہ نور ہی ظاہر ہوتا ہی دل مین پس دیکھتا ہی اس نور سے غیب کو اور وہ ثابت ہی
اور اُسی کتاب مین لکھا ہی خضر علیہ السلام کے مقدمے مین اللہ تعالی فرمایا و
علمناه من لدنا علما مما یختص بنا ولا یعلم الا بتوفیقنا وهو علم الغیب
یعنی دی ہمنے اسکو نزدیک سے ہمارے وہ علم جو مخصوص ہی سات ہمارے نہین جانتا
کوئی مگر توفیق سے ہمارے وہ علم غیب ہی اور تفسیر جلالین مین تحت آیت وعلمك
ما لم تکن تعلم کے لکھا ہی من الاحکام والغیب یعنی سکھلایا تجھکو وہ جو نہین
جانتا تھا تو یعنی احکام اور غیب اور تفسیر بیضاوی مین آیت وعلمناه مین کہا مما
یختص بنا ولا یعلم الا بتوفیقنا وهو علم الغیب اور مولانا ابو سعود نے اسی آیت
کی تحت مین کہا وعلمناه من لدنا علما خاصا لا یکتنه کنهه ولا یقادر
قدره وهو علم الغیوب خلاصہ ان ہر دو کا یہہ ہی یعنی خضر کو ہم ایسا علم دئے

آنحضرت کو عالم الغیب ... ان تفاسیر سے بیان ... عالم القرآن عالم الوحی اور عالم ... کہنا نکلا ... سبکے وجہ ۱۲ منہ

جب غیب کو دیکھنا ثابت ہوا تو غیب کو جاننے میں گفتگو کرنا عبث ٹھہرا ۱۲ منہ

جو مخصوص تھا ہمارے لیئے اور نہین پاتا تھا خضر کنہ اُسکا اور نہ قادر تھا اندازہ اُسکے وہ علم غیوب ہی انتہی ان تفاسیر کی عبارات پر نظر کرے تو صاف معلوم ہوتا ہی کہ انبیا کو اللہ تعالیٰ جو اپنا خاص علم غیب عطا فرمایا ہی بعد اسکے بھی اسکو علم غیب کہینگے

۱۹ سوال آیت وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء اور آیت فلا یظہر علی غیبہ احد الا من ارتضی من رسول سے غیب ذاتی حضرت کی ثابت ہوتی ہی کہ کسی معتبر کتابون مین لکھے ہین کیا

جواب لکھے ہین چنانچہ تفسیر بغوی مین تحت مین آیت اول کے فیطلعہ علی بعض علم الغیب نظیرہ قولہ تعالیٰ عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احد الا من ارتضی من رسول یعنے نہین ہی اللہ کہ آگاہ کرے تمکو اپنے غیب پر اور لیکن اللہ تعالیٰ چن لیا ہی رسولون سے اپنے جسکو چاہتا ہی پس آگاہ کرتا ہی اسکو بعض غیب پر اپنے مثال اسکی ہی قول اس تعالیٰ کا جاننے والا غیب کا ہون ظاہر نہین کرتا اپنا غیب کسی پر مگر جس سے راضی ہون وہ رسول ہی

جواب دوسرا تفسیر مدارک مین تحت مین آیت وما کان اللہ کے

للعباس والآية حجة على الباطنية فانهم يدعون ذلك العلم لامامهم فان لم يثبت النبوة له صاروا مخالفين النص حيث اثبتوا علم الغيب لغير النبيين وان اثبت النبوة له صاروا مخالفين لنص آخر وهو

قوله خاتم النبيين یعنے اور یہہ حجت ہی اُپر فرقۂ باطنیہ کے کہ وے دعوی کرتے ہین اِس علم کا واسطے اپنے امام کے اور کہتے ہین کہ اپنا امام غیب دان ہی تقریر رد کی یہہ ہی کہ اگر ثابت کرینگے علم غیب اپنے امام کو تو ہو جاینگے خلاف کرنے والے اِس آیت کے کیونکہ ثابت کرے وہ علم غیب کو واسطے غیر نبی کے اور اگر ثابت کرینگے نبوت کو واسطے امام اپنے تو ہو جاینگے مخالف واسطے دوسری آیت کے جو قول اللہ تعالی کا و خاتم النبیین ہی تفصیل یہہ ہی کہ اِس آیت سے علم غیب فقط انبیا کے لئے ثابت ہوتا ہی تمھارا امام تو نبی نہین پھر علم غیب ثابت کرنا بیجا ہی اگر نبوت ثابت کرے تو علم غیب بھی ثابت کرنا بجا ہی لیکن اِس صورت مین دوسری آیت سے مخالفت لازم آوینگی وہ آیت خاتم النبیین ہی

۳۰ سوال اللہ تعالی سورۂ انعام مین فرمایا وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمها الا هو یعنے اُسکے ہین کنجیان غیب کے نہین جانتا انکو سوائے اُسکے سوائے اسکے اور بھی بہت آیات ہین ان سب سے یہی معلوم ہوتا ہی کہ سوائے خدا تعالی کے دوسرے کو

عیب دانی نہین پھر حضرت کی غیب دانی کسطرح ثابت ہوگی

جواب امام نووی کے فتاوے سے پانچوین سوال مین اسکا جواب گذرچکا کہ جتنے آیات و احادیث علم غیب الٰہی مین آئے ہین اس سے مراد غیب دانی بالاستقلال اور تمام غیوب کو جاننا خصیصہ الٰہی ہی اور حضرتکی غیب دانی بعضے غیوب کی ہی ان دونون بات مین خلاف نہین

جواب دوسرا اگرچہ اس آیت سے اللہ کے سوا دوسرکو علم غیب نہین ہی کرکے نکلتا ہی لیکن دوسرے آیات سے حضرت کو علم غیب ہی کرکے ثابت ہوتا ہی چنانچہ دے آیات اکیسوین سوال مین مذکور ہوے پس جبتک کہ جمیع غیب اور بعض غیب کرکے فرق نکرینگے ان آیات کا خلاف نہ اٹھیگا اور دونون قسم کے آیتون پر ایمان ٹھیک نہ ہنیگا

جواب تیسرا کلام مجید مین یا حدیث شریف مین ایک مقام مین کوئی حکم مطلق آوے اور دوسرے مقام مین وہی حکم مقید آوے تو اس مطلق کو اس مقید پر حمل کرتے ہین یعنے اس قید کو اس مطلق کے ساتھ لگاتے ہین جیسا نور الانوار مین مذکور ہی

وعندنا لایحمل المطلق علی المقید وان کان فی حادثۃ واحدۃ لامکان العمل بہما الا ان یکونا فی حکم واحد مثل صوم کفارۃ الیمین یعنے نزدیک ہمارے

محمول نہین ہوتا مطلق اُپر مقید کے اگرچہ کہ ہون وے دونون حادثۂ واحد مین بسبب
ہو سکنے عمل کے اُن دونون پر لیکن اگر ہون وے دونون حکم واحد مین مانند روزہ
کفارہ سوگند کے کہ ایک قرات مین فصیام ثلثۃ ایام وارد ہی یعنے کفارہ سوگند کا

تین روز روزے رکھنا ہی اور ایک قرات مین فصیام ثلثۃ ایام متتابعات
آیا یعنے کفارہ سوگند کا تین روز روزے پی درپی رکھنا ہی پس ای برادر اس قاعدے پر
نظر کرتے جو جو آیات و احادیث کہ آئے ہین کہ علم غیب سوائے اللہ کے کسیکو نہین ہے
سب مقید ہین ان قیدون سے جو دوسرے آیات و احادیث مین مانند لفظ ولکن
یا لفظ الا آیا ہی اُن سب مین لینا نہین تو خلاف نہین اُٹھیگا کیونکہ آیت مطلق بغیر قیود
سے علم غیب کی نفی کرتی ہی اور آیت مقید اسکو ثابت کرتی ہی اور ان دونون پر عمل
کرنا ممکن نہین مگر اسوقت کہ ایت مقید کا قید آیت مطلق مین لیوین

۳۱ سوال مشکوۃ شریف کے باب البکا مین حدیث آئی ہی واللہ لا ادری

واللہ لا ادری وانا رسول اللہ ما یفعل بی ولا بکم یعنے اللہ کی قسم ہی
کہ نہین جانتا مین اور پھر قسم ہی اللہ کی کہ نہین جانتا مین حالانکہ مین رسول اللہ کا
ہون کہ کیا معاملہ ہوگا مجھسے اور تم سے انتہی اور اسی کتاب کے باب اعلان النکاح
مین حدیث آئی ہی کہ ایک صحابیہ ربیع نام کی شادی تھی وہان حضرت تشریف

لائے اور میری مسند پر بیٹھے اور چند چھوکریون نے دف باجتے گانا شروع کیں اور اُنمین سے ایک چھوکری گائی کہ ہمارےمین ایک ایسا نبی ہے کہ صُبحا نکی بات جانتا ہے تب پیغمبر خدا نے فرمائے کہ یہہ بات چھوڑ دے اور وہی کہہ جو آگے کہتی تھی پس ان احادیث سے معلوم ہوا کہ حضرتکو صبحا نکی بات کا علم بھی نتھا تو پھر علم غیب کیونکر ہوگا اگرچہ بعض غیب کا ہو

جواب ان احادیث کے سوائے اور بھی اس مضمونکے بہت سے احادیث آئے ہین مراد اُن سب احادیث سے یہی ہے کہ بالذات غیب دانی حضرت کو نتھی لیکن بالالہام ثابت ہے چنانچہ ۴ سوال اور ۵ سوال اور ۱۷ سوال کے جواب مین مذکور ہے

جواب دوسرا یہہ حدیث حضرتکو غیب دانیکا مرتبہ ملنے کے آگے کی ہوگی کیونکہ تفسیر فیض الکریم اور تفسیر بغوی مین تحت آیت وَمَا کَانَ اللّٰہُ کے حدیث شریف آئی ہے حضرت برسر منبر فرمائے ہین کہ قیامت تک جو جو ہونہار مین مجھسے پوچھو مین کہدیتا ہون پس جو ذات کہ قیامت تک کے ہونہار چیزونکا علم رکھتی ہو اُسکو صبحا نکی بات جاننا کیا مشکل ہے چنانچہ ۱۷ سوال مین مذکور ہے

جواب تیسرا یہہ سوال اُسوقت ہمارے پر آتا کہ اگر ہم دعوی کرتے کہ

حضرتکو علم جمیع غیوبات کا بالذات تھا ہم تو ایسا نہ کہے چنانچہ اگے ذکر آچکا

۲۴ سوال حدیث مین ہی لا ادری ماوراء ھذا الجدار یعنے مین نہین جانتا ہون اسکو جو پیچھے اس دیوار کے ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت کو غیب دانی کہان ہی

جواب یہہ حدیث بے اصل ہی اور صحیح نہین چنانچہ مدارج کے قسم اول کے بیان بصر شریف مین ہی و اینجا اشکال می آرند کہ در بعضے روایات آمدہ است کہ گفت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ من بندہ ام نمیدانم آنچہ درپس این دیوار است جوابش آنست کہ این اصلی ندارد و روایت بدان صحیح نہ شدہ است

جواب دوسرا مراد اس سے بالذات نہین جانتا ہون اگر حدیث مذکو صحت کو پہنچی تو

جواب تیسرا ای برادر خاصان الٰہی بطور عجز و انکسار کے کچھہ کہے ہون تو اسی پر نظر کرکے تباہ مت ہو بلکہ انکار بتہ اور ہی دھونڈ تجھکو ملیگا چنانچہ مدارج النبوۃ مین بیان تواضع مین لکھے ہین و از تواضع آنحضرت بود کہ فرمود لا تفضلونی علی یونس بن متی و لا تخیرونی علی موسی و امثال آن و قول انا سید ولد آدم و مانند آن بیان واقع و تحدیث نعمت و امتثال امر پروردگار است عزوجل یعنے حضرت تواضع سے فرماے کہ یونس بن متی پر مجھکو فضیلت مت دیو اور موسی سے بہتر مت جانو اور وہ جو فرماے ہین مین سردار ہون اولاد آدم کا سو بیان واقعی اور حقیقت حال

ہی اسی لئے ہی کہ حضرت کو سب سے افضل و اعلا جانتے ہین

۲۳ سوال حدیث شریف مین آیا ہی کہ ایکبار اونٹنی حضرت کی گم ہو گئی تھی اور حضرتکو خبر نہتھی پھر آپ کو غیب دانی کیونکر ہو گی

جواب یہہ طعن منافقان کئے تھے ہم امتی لوگ کو لایق نہین کہ ایسی گفتگو کرین چنانچہ مدارج مین بیان بصر شریف مین مذکور ہی کہ یکبار ناقۂ آنحضرت گم شد بعضے منافقان گفتند کہ محمد خبر از آسمان میدہد و در نمی یابد کہ ناقۂ او کجا است چون این سخن منافقان بآنحضرت رسید گفت من نمیدانم و در نمی یابم مگر آنچہ بدانا ندو دریا بند مرا پروردگار من متصل ہمین گفت کہ بتحقیق راہ نمود مرا پروردگار تعالی بران ناقہ کہ وے در موضعی است چنین و چنین بند شدہ است مہار وی در درختی پس رفتند انجا و یافتند چنانکہ خبر دادہ بود

جواب دوسرا حضرت رسالت پناہ امور غیبی کی خبر دینے مین عمدًا توقف فرماتے تھے جبتک کہ وحی نہ آوے تب تک اسکو ظاہر نفرماتے تھے حکمت نبوت مقتضی اسیکو تھی تا جہال گمان نہ کرین کہ یہہ غیبی امر کی خبر دینی قاعدۂ نجوم سے ہی یا بقوت سحر کے یا کوئی شیطان تابع ہی کہ اسکی تائید سے خبر دیتے ہین کیونکہ ابتدا اسلام مین لوگ بہت جاہل تھے اور حضرت سے ازرہِ عداوت کے اکثر گمان کرتے تھے کہ آپ ساحر

وغیرہ مین اس بدگمانی کے دفع کے واسطے معلوم ہو تو بھی انتظار وحی کی کرتے تا یہہ
گمان نہ آوے اور بھید یہہ ہی کہ مقدمہ ہدایت اسلام بطور سلطنت کے ظہور کی پس
ہر نبی کو ضرور ہوا کہ ہر امر سند وحی کے بندگان کو معلوم کراوے تا حجت و سند قوی
ہووے چنانچہ کوی عامل بادشاہ کا رعایا کو کوئی حکم سناتا ہی تو سند حکمنامہ سلطان
کے سناتا ہی اگر مقدمہ ہدایت بطور سلطنت کے ظہور نکیا ہوتا تو انبیا بھیجنے اور
اپنے بندگان کو قتل کروانیکی حاجت نتھی کیونکہ خود اللہ تعالی فرماتا ہی کہ مین قادر ہون
کہ سب کو ہدایت پر لاؤن اور مین جسکو کہ ہدایت کرتا ہون اسکو کوئی گمراہ کرنے والا نہین
چنانچہ من یھدی اللہ فلا مضل لہ اور مانند اسکے قرآن شریف مین بہت آیات
ہین ای برادر کیا تم نہین جانتے کہ بعد شب معراج کے منافقان بطور امتحان کے حضرت
سے چند مقدمے پوچھے اور آپ انتظار وحی کی فرمائے باوجود کہ آپ دیکھے ہوے
مقدمے تھے پھر جیسا دیکھے ہوے باتون مین انتظار وحی کرتے تھے جانے ہوے باتون
مین کیونکر نکرینگے لیکن منافقان گمان کر لیتے کہ آپکو کچھ بھی غیب دانی نہین

جواب تیسرا حضرتکو قیامت تک کے ہونہار چیزونکا علم تھا اور اونتی
کا گم ہونا بھی انہین چیزون مین ہی پھر آپ خبر نہ نیا کیا بات ہی پس جبتک دوسرے
جواب مین مذکور ہی سو سبب کو اعتبار نکرینگے یہہ مشکل حل نہوگی یا مرتبہ غیب دانی

اپکو ملنے کے پیش از قصہ او تمنی کا وقوع مین آیا ہوگا

۲۴ سوال حضرت بی عایشہ رضی اللہ عنہا پر بہتان زنا کی منافقان نے اٹھایا تھا اور حضرت کئی روز ناخوش تھے جب سورہ نور سے دس آیات قرآنی پاکدامنی پر عایشہ کے اور جھوٹ ہونے پر بہتان کے نازل ہوئے تو حضرت بی بی سے ملے پس حضرت کو غیب دانی ہوتی تو آپ پہلے کیون نہین اگاہ ہوئے

جواب منافقون نے حضرت کے علم پر ایسا ہی طعن کیا تھا ای برادر کیا تم خوف نہین کرتے کہ ہم امتی ہو کر ایسے باتین کیونکر کرین اور ایسے طعن کرنیوالون کا حشر انہین منافقون مین ہونیکا اندیشہ ہے

جواب دوسرا اگر حضرت خبر بہتان سنتے ہی ان منافقون کو پکڑتے اور حد قذف یعنے اسی اسی درے مارتے اور بی بی سے ملجاتے تو منافقان کہہ بیٹھتے کہ دیکھو بی بی باوجود ایسا کام کرتے پھر بی بی سے ملجا کے لوگ کو درے مار رہے ہین یہہ تو ظلم ہے اور یہہ بات شرم و حیا کے برخلاف ہے اسیواسطے حضرت بہتان کرنیوالے منافقون کو حد قذف سند وحی سے مارنیکے خاطر توقف فرمائے کیونکہ اپکو تو قیامت تک ہونہار چیزونکا علم حاصل ہو چکا تھا پھر یہہ خبر کیونکر معلوم نہوگی

جواب تیسرا اس قصے پر حضرت ناآگاہ ہونا آپ کو غیب دانیکا مرتبہ حاصل

ہونیکے آگے ہوگا چنانچہ تفسیر فیض الکریم اور بیضاوی اور بغویمین مذکور ہی سو حدیث
شریف سے آپکی غیب دانی ظاہر ہی

جواب چوتھا امور غیبیہ اسرار الٰہی مین خاصان حق بمصلحت و حکمت انکو
ظاہر کرتے نہین جیسا تفسیر بیضاوی جزو لا یحب اللہ مین تحت آیت ان اللہ لا یھدی کے
لکھا ہی فان من اسرار الالھیۃ ما یحرم افشاءہ یعنے بعض اسرار الٰہی ہین کہ انکو ظاہر کرنا
حرام ہی

جواب پانچوان ای برادر ہر شخص اپنی عورتکا حال خوب جانتا ہی اگر کوئی عورت عابدہ و پرہیزگار
و عاصمہ ہو اور اسکے اوپر کوئی بہتان اٹھے تو اسکا شوہر معلوم کرتا ہی کہ میری بی بی ایسی عاصمہ ہی صرف دشمنون
نے عداوت کے مارے ایسے بہتان اٹھائے ہین اس بات پر خیال نہین کرتا اور اپنی بی بی سے خوش
بخوش رہتا ہی تیرا میرا حال جب ایسا ہو تو بی بی عایشہ حضرت صدیق اکبر کی بیٹی اور حضرت
رسول کریم کی محبوبہ بی بی اور دو ہزار دو سو دس احادیث سے زیادہ جس سے مروی ہین اُس بی بی
سے اسطرح کا فعل ہوگا کر کے آنحضرت کو کیونکر گمان ہوگا مگر حضرت مصلحۃً توقف کئے تا سند
وحی سے منافقونکو تنبیہ و تعزیر کرین چنانچہ ویسا ہی فرمائے

جواب چھٹوان ای برادر کیا تم نہین نظر کرتے کہ نجوم یا رمل یا ریاضی باطل کا
کسقدر قوت ہی خصوصًا ہمارے زمانہ مین تار برقی اور دخانی گاڑی پر نظر کر کہ کتنے دور کی خبر

کس عرصے مین لاتی ہی اور کسقدر روزن تقیل آن واحد مین دخانی گاڑی لاپہنچاتی ہی
یہہ قوت حکمت ہی تو قوت نبوت مین کسقدر ترقی رہیگی ادنی امور غیبی کی خبر نہ دینے سے
کیا حضرت کی غیب دانی مین آپکو شک پیدا ہوا حاشا بلکہ نبوت اس بات کو چاہتی تھی
کہ بغیر آنے وحی کے کسیکو اطلاع نکرے اگرچہ معلوم ہو بلکہ آپ مشاہدہ بھی فرماتے
ہون چنانچہ قصۂ معراج اسپر دلیل ہی

۲۵ سوال آیات اور احادیث عدم غیب دانی حضرتکی آگے بھی کر کے آپنے فرمایا کچھہ سند ہی

جواب ہان سند ہی کسونے حضرت کو کہا یا خیر البریہ یعنے بہترین عالم تب
حضرت فرماے ذلك ابراهيم یعنے بہترین عالم ابراہیم ہین اور دوسری حدیث مین آیا ہی
آپنے فرماے انا سيد ولد ادم یعنے مین سردار ہون بنی آدم کا پس آپ بہترین عالم ہین
سو آپکو اطلاع نتھی سو وقت اول قول فرماے پھر جب آپکو اطلاع ہوئی تو دوسرا
قول فرماے یعنے مین سردار ہون اولاد آدم کا

جواب دوسرا قرآنمین اللہ تعالی فرمایا لا نفرق بين احد من رسله
فرق نہین کرتے ہم درمیان کسی ایک کے رسولون سے اور مسلم مین ابن عباس سے حدیث آئی
ہی کہ حضرت فرماتے ہین کسیکو سزاوار نہین کہ مجھکو کہے کہ بہتر ہون یونس بن متی سے اور
بخاری اور مسلم مین ابی ہریرہ سے حدیث آئی ہی کہ جو کہ کہا مین بہتر ہون یونس بن متی سے تو وہ

جھوٹ کہا اور صحیحین مین حدیث آئی ہی لا تفضلونی علی الانبیاء یعنے مجھکو فضیلت مت دیو انبیا پر یہہ باتین اسوقت فرمائے ہین کہ آپ سید انبیا اور افضل بشر ہین کر کے وحی آئی تھی اور جب آیت تلک الرسل فضلنا بعضھم علی بعض یعنے یے رسولان ہین فضیلت دی ہمنے بعض کو بعض پر اور حدیث انا سید ولد آدم کی وحی آئی تب حکم فرمائے کہ مجھکو سب سے افضل جانو مدارج النبوہ مین قسم اول کے باب سیوم مین ہی وجواب دادند ازین احادیث بوجوہ متعددہ بعضی گفتہ اند کہ نہی از تفضیل وتخیر پیش ازان بود کہ وحی آمد بآنحضرت کہ وی سید انبیا و افضل بشر و سید ولد آدم است

۲۶ سوال غیب دانی حضرتکی حیات تک تھی سو آیات و احادیث سے ثابت ہو چکی کیا بعد وفات کے بھی ہی

جواب ہی کیونکہ اعمال امت کے شب و روز ملایکہ لیجا کے حضور مبارک مین عرض کرتے ہین حضرت کی امت تو لکو کھا و کرور ہا ہین انکا احوال سب معلوم کرنا کیا کچھہ غیب دانی ہوئی مدارج النبوہ مین قسم اول کے باب پنجم مین لکھے ہین از انجملہ آنست کہ عرض کردہ میشود بر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعمال امت و استغفار میکند مر ایشانرا در روایت کردہ است ابن المبارک از سعید بن المسیب کہ ہیچ روزے نیست مگر آنکہ عرض

کردہ میشود بر آنحضرت اعمال امت صبح و شام پس میشناسد آنحضرت مر ایشان را و سیما ایشان و اعمال ایشان

۲۷ سوال علم غیب وہ ہی جو بغیر حواس کے حاصل ہووے اور علم شہادت وہ ہی جو بوسیلۂ حواس حاصل ہووے اور حضرتکو جو علم حاصل تھا بوسیلۂ حواس تھا پھر علم غیب کیونکر ہوگا

جواب علم غیب و شہادتکا ایسا معنی کروگے تو بڑا خلل آویگا کیونکہ اللہ تعالی خود اپنی مدح مین سورۂ جمعہ مین فرمایا ہی عالم الغیب والشہادۃ یعنی ہین جاننے والا غیب و شہادتکا ہون اس معنی پر نظر کرتے اللہ تعالی کو بھی حواس ہونا لازم آتا ہی کیونکہ علم شہادتکو حواس ضرور اور اللہ تعالی کو حواس ثابت کرنا تو کفر ہی پس علم غیب کا بہتر معنی وہ ہی جو تفسیر جلالین مین کہا سورۂ جن مین الغیب ما غاب عن الناس یعنی غیب وہ ہی جو لوگ سے پوشیدہ رہے اور سورۂ جمعہ مین لکھا ہی عالم الغیب والشہادۃ ای عالم السر والعلانیۃ یعنی جاننے والا پوشیدہ اور اشکار یکا فرق یہی ہی کہ اللہ تعالی سب خلایق سے یہانتک کہ حضرتسے بھی پوشیدہ ہی سو چیزونکا جاننے والا ہی اور حضرت اپنے سوائے دوسرے لوگ سے پوشیدہ ہی سو چیزون کے جاننے والے ہین

جواب دوسرا اللہ تعالی کے نسبت کرتے کوئی چیز غیب نہین بلکہ ہمہ

اشیا حاضر ہین اور اشیا غیب ہین تو بندون کے نسبت کرتے غیب ہین چنانچہ ابن حجر ہیثمی
نے شرح ہمزیہ مین عالم الغیب کی معنی مین کہا ہی الغائب وھو مالم یشاھد لکن
بالنسبۃ الینا واما بالنسبۃ الیہ تعالی فالکل من عالم الشھادۃ یعنے غایب وہ
ہی جو دیکھا نجاوے یہہ نسبت ہماری ہی لیکن نسبت کرتے طرف اللہ تعالی کے پس سب
عالم شہادت سے ہی پھر جب فقط علم شہادت کی معنی حواس کو اعتبار کرین تو تمامی علم الہی
بحواس ہونا لازم آتا ہی

جواب تیسرا نوین سوال مین تزوج بشہادۃ اللہ ورسولہ مذکور ہی
اور شرح ملتقی والاسباب کفر جو بیان کیا ہی اور مدعی لوگ بھی اسکو پسند کئے ہین یہی
تھا کہ شاہدی رکھنے مین نکاح کے خدا ورسولکو حضرتکو غیب دان ٹھہرانا لازم آتا ہی
وہ تو کفر ہی پس اگر تو کہتا ہی کہ غیب دانی مین حواس کو دخل نہین تو حضرتکی غیب
دانی لازم آتی ہی کر کے کسواسطے کہتا ہی کیونکہ مقدمۂ شاہدی کان سے علاقہ رکھتا
ہی اور اگر کہتا ہی کہ حواس سے بھی غیب دانی حاصل ہو سکتی ہی تو حضرت کی غیب دانی
کا انکار کسواسطے کرتا ہی کیونکہ ملایکہ احوال کو امت کے جنابمین حضرتکے معروض کرنا تو ثابت بھی

جواب چوتھا علم کے دو قسم ہین ایک غیب دوسرا شہادت غیب وہ
ہی کہ ابتدا مین حواس وعقل سے بطور بداہت معلوم نہو اور شہادت وہ ہی کہ شان

اُسکی مدرک بحواس و عقل ہو اگر بفیضان الٰہی وہ غیب معلوم انبیا ہو تو غیب ہی کہلائیگا
اور نوع شہادت مین نا آویگا کیونکہ یہ دونو دو نوع متبائنہ ہین افراد غیب نوع غیب کے
افراد کہلائیگے اور افراد شہادت نوع شہادت کے افراد کہلائینگے جیسا اللہ تعالی غیب ہی ہمارا
معلوم ہونیسے شہادت نہ کہلائیگا جیسا تفسیر ابو سعود رومی مین غیب کی تعریف جامع
ومانع مذکور ہی العیبُ مَا غابَ عن الحس والعقل غیبۃ کاملۃ بحیث لا
یدرك بواحد منہما ابتداء بطریق البداہتہ یعنے غیب وہ ہی جو غایب رہے حس و
عقل سے غیب کامل نہ مدرک ہو انسے کوی ابتدا مین بطریق بداہت کے ای برادر جو کہ علم
دقیق رکھتا ہی وہ خوب جانتا ہی کہ قید ابتدا مین کیا خوبی ہی کہ افراد غیب کو شہادت
مین اور افراد شہادت کو غیب مین داخل نہین ہونے دیتا

جواب پانچوان غیب دو قسم ہی ایک غیب بدلیل عقلی یا شرعی حاصل
ہوتا ہی جیسا علم ذات و صفات خالق کا اور نبوت و رسالت کا اور جنت و دوزخ کا
اور بعث و نشور کا اور حساب و جزا کا اور یہہ علم غیب ہر کسیکو دلیل سے حاصل ہو جاتا
ہی اور دوسرا غیب بلا دلیل ہی وہ سوائے اللہ تعالی کے دوسریکو نہین چنانچہ علم
مفاتیح الغیب کا مگر جسکو خدا تعالی چاہے اسکو اس غیب خاص سے عنایت فرمادے
یہی مراد ہی آیۃ فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول سے چنانچہ

مولانا شاہ عبد العزیز از غیب خاص خود آگاہ میفرماید کرکے لکھے ہین اور اس جواب کی

سند قول بیضاوی ہی وھو قسمان قسم لا دلیل علیہ وھو المعنی بقولہ تعالیٰ

وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمھا الا ھو وقسم نصب علیہ دلیل کالصانع

وصفاتہ والیوم الاخر واحوالہ اور تفسیر کبیر مین ہی واما الذی علیہ دلیل

فلا یمتنع ان نقول نعلم من الغیب ما لنا علیہ دلیل اور تفسیر ابو سعود مین بھی

اسیطرح ہی حاصل سبکا یہہ ہی کہ غیب بلا دلیل بالذات اللہ کو ہی مگر جسکو اللہ معلوم

کرادے اسکو بھی حاصل ہو سکتا ہی اور غیب دلیلی مین ہمکو منع نہین کہ کہین ہم غیب

جانتے ہین بلکہ بے شبہ کہہ سکتے ہین

جواب چھٹوان اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرتکو جو علم عنایت ہوتا تھا

کئی طرحون سے ہوتا تھا فرشتے کی وساطت سے اور کشف والہام سے اور خود پروردگار

تعالیٰ کیطرف سے فیضان ہوتا تھا بعضے علوم بوسیلۂ حواس تھے اور بعضے علوم بلا واسطہ

حواس خیر تمہارے قول سے بواسطۂ حواس بھی سو غیب دانی مین داخل نہین

اور بلا واسطۂ حواس حاصل ہو سو علوم بھی کیا غیب دانی مین داخل نہین ہان

اگر ہم ہر علم وحی پر اطلاق غیب کا کرتے تو البتہ آپکا غرض حاصل ہوتا بلکہ ہم یہہ کہتے

ہین یہہ غیب وحی کے واسطے سے ہوا پس علم غیب ایک اعتبار سے وحی سے

عام ہوا اور علم وحی ایک اعتبار سے علم غیب سے عام ہوا

۳۸ سوال پندرھوین سوال وجواب سے معلوم ہوا کہ حضرتکو عالم الغیب کہنے سے تو کافر نہین ہوتا اگرچہ لفظ بعض نہ کہا ہو پس اس صورت مین اللہ تعالی کو عالم الغیب کہنے اور حضرتکو بھی عالم الغیب کہنے مین شرک لازم آویگا یا نہین

جواب نہین آویگا کیونکہ شرک ومماثلت لازم آنیکے واسطے برابر ہونا دو چیز کا تمام وصفونمین شرط ہی جیسا شرح عقاید نسفی مین مذکور ہی وقد صرح بان المماثلة عندنا انما یثبت بالاشتراك فی جمیع الاوصاف حتی لو اختلفا فی وصف واحد انتفت المماثلة یعنے تحقیق تصریح کیگئی ہی یہ کہ کہ مماثلت نزدیک ہمارے ثابت نہین ہوتی مگر شریک ہونیسے دوشی کے تمامی اوصاف مین یہانتک کہ اگر مختلف ہون وے دونون ایک وصف مین تو نہین پایا جاویگی مماثلت اسیواسطے ہی کہ خدا یتعالی اپنے کو رؤف ورحیم کہا اور رسول مقبول کو بھی رؤف ورحیم کر کے فرمایا اگر شرک ہوتا تو کس واسطے فرماتا باوجودیکہ رؤف و رحیم اللہ کے اشرف نامون سے ہین اور مشکات شریف مین بھی بہت سے احادیث مین آیا ہی کہ حضرت رسالت پناہ صحابہ کو فرماتے کہ آیا تم جانتے ہو صحابہ عرض کرتے اللہ ورسولہ اعلم یعنے اللہ اور اسکا رسول بڑے جاننے والے ہین ای برادر غور کر

کہ ایک علم مین صحابہ خدا ورسولکو شریک کرتے تھے اگر یہہ شرک ہوتا تو رسول مقبول صحابہ
کو منع فرماتے بلکہ سنکے وہ قصہ بیان فرماتے اللہ تعالی فرمایا اغنٰہم اللہ من فضلہ و رسولہ
یعنے غنی کردئے انکو خدا ورسول اپنے فضل سے ای برادر معلوم کر کہ اس آیت مین اللہ تعالیٰ
اپنے فضل کے ساتھہ رسول کو بھی شریک کیا اگر شرک ہوتا تو خود کسواسطے فرماتا فرق
یہی ہی کہ خدایتعالی کی رؤفی و رحیمی اور علم و فضل علیحدہ ہی اور حضرتکی رؤفی و رحیمی اور
علم و فضل علیحدہ اسیطرح غیب دانی خدایتعالی کی بالذات تمام غیوبات کی ہی اور حضرت
کی غیب دانی بوحی والہام بعضے غیوبات کی پھر شرک کیونکر لازم آویگا جیسا درالمختار مین
کتاب حظر مین ہی وجاز التسمیۃ بعلی و رشید وغیرہما من الاسماء المشترکۃ
ویراد فی حقنا غیر ما یراد فی حق اللہ یعنے جایز ہی نام رکھنا علی و رشید کر کے اور سوے
انکے جو نام ان کہ مشترک ہین درمیان رب اور عبد کے لیکن ارادہ کیا جاویگا معنی ہمارے حق
مین سوا اس معنی کے جو ارادہ کیا جاتا ہی حق مین اللہ تعالی کے

۲۹ سوال انبیا کو علم غیب عطا ہوے بعد اسکو غیب جو کہتے ہین باعتبار سابق کے
ہی نہ عطا ہوے بعد بھی وہ غیب ہی

جواب عطا ہوے بعد بھی وہ غیب ہی فرق یہہ کہ وہ غیب انبیا کو معلوم
ہونیکے آگے سب سے غیب تھا اور معلوم ہوے بعد بعض سے غیب ہی اگر معلوم ہونیکے

باعث غیب سے نکل جاوے تو پھر غیب معلوم الٰہی کیونکر غیب ہوگا

جواب دوسرا عطا ہونیکے آگے غیب غیر معلوم تھا اور عطا ہوے بعد غیب معلوم کہلائیگا

جواب تیسرا آگے عطا ہونیکے باعتبار انبیا اور ہمارے غیب تھا اور معلوم الٰہی اور بعد عطا ہونیکے باعتبار ہمارے غیب ہی ہے اور باعتبار انبیا کے غیب معلوم جیسا کہ سارے غیوبات جناب الٰہی کے نسبت کرتے شہادت ہین اور ہمارے نسبت کرتے غیب علیٰ ہذا القیاس بعضے غیوب نسبت کرتے جناب انبیا کے غیوب معلوم ہین اور ہماری نسبت کرتے غیوب غیر معلوم

جواب چوتھا غیب عطائی غیب مین داخل ہی سو بہت سے کتب سے ثابت ہی چنانچہ چھٹوین سوال کے جواب مین ابن حجر ہیثمی کی عبارت مذکور ہو چکی " فالخواص یجوز ان یعلموا الغیب اور طحطاوی اور رد المحتار کی عبارت نوین سوال کے جوابمین موجود ہی فیعرف بعض الغیب اور مولانا عبد العزیز تفسیر عزیزیہ مین تحت آیت فلا یظہر کے لکھے ہین تا آن غیوب را بمکلفین برساند اور بہت سے کتب مین رسول مقبول کی غیب دانی پر اطلاق غیب کا کئے ہین سو موجود ہی عاقل کے لئے اسقدر بس ہی

جواب پانچواں اس غیب معلوم انبیا پر اعتبار سابق کے قرآن و حدیث

اور کتب معتبرہ مین اطلاق غیب کا آیا ہو تو ای برادر تو بھی اسی اعتبار سابق سے غیب بول
منکر کیون ہوتا کیونکہ تیرے ہی قول سے اس اطلاق مین تابعداری ہی قرآن و حدیث
اور سلف کی اور اسکے انکار مین پیروی ہی نفس امارہ کی اور فرقۂ معتزلہ کی اور تنقیص ہی
رتبۂ سردار انبیا کی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

جواب چھپا وہ شہادت ہی تو حضرت کی نسبت کرتے شہادت ہی
اور ہماری نسبت کرتے غیب ہی ہی یہی اعتبار کرتے ہم اسکو غیب کہتے ہین

۳۰ سوال سلف مین بھی اسطرحکا اختلاف ہوا ہی یا نہین

جواب ہوا ہی اور اسکا فیصلہ بھی تقرر پایا ہی چنانچہ ابن حجر مکی
ہیتمی شیخ مکیہ شرح ہمزیہ مین لکھے ہین ان اکثر علوم نبینا صلی اللہ علیہ وسلم
یتعلق بالمغیبات بدلیل فعلمت علم الاولین والآخرین فی الحدیث
المشہور ولانہ تعالی اختص بہ لکن من حیث الاحاطۃ والشمول العلمیۃ
بالکلیات والجزئیات فلا ینافی ذلک اطلاع اللہ تعالی لبعض خواص
علی کثیر من المغیبات حتی من الخمس التی قال فیہن صلی اللہ علیہ وسلم
لا یعلمہن الا اللہ لانہا جزئیات معدودۃ وردت لا عزوا انکار المعتزلۃ
لذلک مکابرۃ یعنے تحقیق اکثر علوم ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے علاقہ رکھتے

ہین غیبون سے اس دلیل سے کہ حضرت فرمائے ہین جان لیا مین علم اولون و آخرونکا
جیسا کہ حدیث مشہور مین ہے اور وہ علم غیب جو خاص اللہ تعالی کے لئے ہے باعتبار
احاطہ اور شمول کے ہے کلیات او جزئیات کا پس اس راہ سے خلاف نہین کہ اطلاع
کرے اللہ تعالی بعضے خواص کو اپنے بہت سے غیبی کامون پر یہانتک وہ پانچ جو کبھی
آنحضرت صلعم نے نہین جانا کوئی ان پانچ کو سوائے اللہ کے کیونکہ تاہم یہ پانچ جزئیات مین
گنے ہوے وارد ہوئے نہ غیر انکار معتزلہ کا اس باب مین فقط جھگڑا ہی ای برادر
خوب سنئے کہ اس مقدمے مین جھگڑا کئے سو معتزلہ تھے اور اہل سنت وجماعت انکا
جواب بھی دے اور اب جو کوئی جھگڑا کریگا معتزلی کہلائیگا

۳۱ سوال غیب دانی پر حضرت کے تفسیر بغوی او بیضاوی او فیض الکریم
مین سدی کی روایت سے حدیث شریف آپنے ذکر فرمائی بھلا اور کوئی محدث
اس مقدمہ مین حدیث روایت کیا ہی

جواب — ای برادر اتنے تفاسیر مین حدیث شریف آئی سو آپ کے
اعتقاد کے واسطے بس نہین ہے دوسرے موقع میں یا حضرت کی تنقیص مرتبت مین ایک
حدیث بھی ملی تو آپ شادان وفرحان ہوجاتے ہین حضرت کا مرتبہ بڑھنے کی حدیث
ہم اتنے تفاسیر سے لاوین تو بھی آپکا دل قبول نہین کرتا کیا سبب ہے لیکن انکے خاطر

اور بھی ذکر کرتا ہون از انجملہ ابن حجر ہیثمی منح مکیہ مین بروایت طبرانی حدیث لائے ہین ان

اللہ تعالی قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیہا والی ما ھو کائن فیہا الی یوم القیمۃ

کانما انظر الی کفی ھذہ یعنے بیشک اللہ تعالی بلند کیا میرے واسطے دنیا کو پھر مین دیکھتا

ہون طرف اسکے اور طرف اسکے جو وہ ہونہار ہی دنیا مین روز قیامت تک گویا کہ دیکھتا

ہون طرف ہتیلی میرے جو یہہ ہی از انجملہ اسی کتاب مین بروایت ابو داود حدیث

ائی ہی قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقاما فما ترک شیئا الی

قیام الساعۃ الا حدثنا بہ یعنے کھڑا ہو ہم مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ایک مقام مین پس نہین چھوڑے کسی شئی کو روز قیامت تک مگر خبر دے اسکی ہمکو

از انجملہ اسی کتاب مین حدیث صحیح بخاری وصحیح مسلم آئی فعلمت علم الاولین و

الاخرین یعنے جان چکا مین علم اولونکا اور آخرونکا از انجملہ کتاب منح البرکات شرح

دلائل الخیرات مین قصیدہ امالی کا شارح حدیث لایا ہی وقیل لرسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم ارایت صلوۃ المصلین علیک ممن غاب عنک فی حیاتک

ومن یاتی بعدک ما حالھما عندک فقال اسمع صلاۃ اھل محبتی ای

بلا واسطۃ ولو من بعید واعرفھم وتعرض ای تعرض الملائکۃ علی

صلاۃ غیرھم عرضا یعنے عرض کئے رسول خدا سے کیا آپ دیکھتے ہین درود کو آپ

پر درود پڑھنے والون کے اُن لوگون سے جو غایب ہین آپ سے حیات مین آپکے اور ہوونگے
بعد آپکے کیا حال ہی اُنہونکا نزدیک آپکے حضرت فرماے سنتا ہون مین درود کو انکے جو کمال محبت
وشوق سے مجھپر درود پڑھتے ہین یعنے بغیر واسطہ ملایکہ کے اگرچہ دور سے ہو اور عرض کیا
جاتا ہی درود انکا جو کہ اسطور سے نہین پڑھتے بواسطہ ملایکہ کے از انجملہ قول مناوی
لکن قد تعلم چنانچہ چوتھی سوال مین گذرا از انجملہ قول ابن حجر فالخواص یجوز له
ان یعلموا الغیب چنانچہ چھٹوین سوال مین گذرا از انجملہ قول فقہا فیعرف بعض
الغیب چنانچہ نوین سوال مین گذرا از انجملہ قول مناوی وقد اعطی چنانچہ سولھوین
سوال مین گذرا از انجملہ آیت کریمہ وماهو علی الغیب بضنین اور آیت و
لکن الله یجتبی من رسله اور آیت الا من ارتضی من رسول چنانچہ اٹھارہوین
سوال مین گذرا از انجملہ قول صاحب تفسیر مدارک والآیة چنانچہ انیسوین سوال مین
گذرا از انجملہ قول صاحب عین العلم فیشاهد به الغیب اور قول صاحب تفسیر جلالین
من الاحکام والغیب اور قول صاحب تفسیر بیضاوی وهو علم الغیب چنانچہ
اٹھاوین سوال مین گذرا از انجملہ قول صاحب تفسیر بیضاوی اور دوسرے تفاسیر فلا یظهر فلا
یطلع علی غیبه احدا ای علی غیبه المخصوص به علمه الا من ارتضی
لعلم بعضه حتی یکون له معجزة من رسول حاصل یہہ ہی اللہ تعالی اپنا غیب خاص کسیکو

نہین دیتا مگر رسول کو تا اُسکے لئے معجزہ ہوا ای برادر یہہ قاعدہ یاد رکھ کہ جس آیت مین مطلقاً
نفی علم غیب کی ہی اس آیت مین بھی اس آیت کے مانند حرف استثنا کو اعتبار کرنا جیسا
قاعدہ اصولیئن کا مقرر ہی نہین تو آیات عام اور خاص کا خلاف نہین اٹھیگا

۳۲ سوال منکران غیب دانی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی آیات
واحادیث سند لاتے ہین ہم اسکو قبول کرنا یا نہین

جواب آیات واحادیث کو خواہ مخواہ قبول کرنا اور ایمان لانا کہ وہ
کلام الٰہی ہی اور یہہ کلام حضرت رسالت پناہی صلعم لیکن وے لوگ جو انکا معنی کرتے
ہین اسکو قبول نکرنا کیونکہ وے مقام و محل اور سبب اور شان نزول چھوڑ کے صرف اپنے
ڈھب کے ترجمے سنا کے عوام کو دھوکا دیتے ہین اور ہم بھی اس رسالہ مین انہین
آیات و احادیث کی معنی مفسرین اور محدثون کی سند سے بیان کئے ہین غور کرکے دیکھو
ان لوگ کے بیانمین کیا کچھہ تنقیص مرتب ہی اور ہمارے بیانمین انہین آیات واحادیث
کی تفسیر سے کسقدر علوم مرتب ظاہر ہی ای برادر فرق یہی ہی کہ وے لوگ فقط
اپنے اٹکلی علم کی قوت سے آیات واحادیث مین دخل دیتے ہین اور ہم بواسطہ بیان
عاشقان نبوی اور محبان مصطفوی کے انکی معنی کرتے ہین ای برادر کیا تم نہین
دیکھتے کہ بہتر مذہب والے بھی اپنے مذہب کی صحت کے خاطر یہی قرآن وحدیث

دلیل لاتے ہین یا اور کوئی قرآن و حدیث ہی پہر بہتر مذہب والے ناحق و ناری
ہوے اسیطرح یہہ نئے مذہب والے بہی اگرچہ ظاہر مین قرآن و حدیث کو
سند لاتے ہین لیکن واسطہ صحابہ و تابعین و مجتہدین و سلف و خلف کا چہوڑ دینے
سے یہہ مذہب بہی ناحق ہوا جیساکہ وہ ہوے اور ہم اہل سنت و جماعت آیات و احادیث کی معنی بواسطہ صحابہ
و ائمہ و سلف و خلف کے کرتے ہیں سے حق پر ہوے ای برادر بعضے اعداے دین ایک کتاب بنا اور اسکا نام میزان الحق رکہکے بنگالے
مین طبع بہی کروایا اُسمین آیات قرآنی سے حضرت کی نبوتکو مٹایا اور کہا کہ اللہ تعالی فرماتا ہی استغفر لذنبك یعنے مغفرت
چاہ تیرے گناہ کی پس اس آیت سے محمد صلعم کے گناہ ثابت ہوتے ہین اور نبی تو بیگناہ ہوتا ہی پہر محمد نبی کیونکر ہو سکے
استدلال کیا انتہی علی ہذا القیاس ایسے بہت سے تقریرین کیا ہی پس وہ بدبخت قرآن شریف کو سند مین لایا کرکے اس
مردود نے آیات کو کیا تم بہی قبول کر لوگے بلکہ آیت مذکور کا معنی یہہ ہی کہ بخشوا تو تیری امت کے گناہونکو کیونکہ بادشاہ کسی
لشکر کو کچہہ خطاب کرنا چاہتا ہی تو اس لشکر کے سردار کیطرف خطاب کرکے کہتا ہی کہ تو ایسا ایسا کر حالانکہ ارادہ
اُسکا لشکر ہوین سے رہتا ہی اسکو فن بلاغت مین ذکر خاص و ارادۂ عام کہتے ہین پس اس آیت سے مرتبۂ شفاعت
رسول اکرم کے ثابت ہوا ای برادر دیکہیہ یا تو ظاہر آیت سے حضرت کے گناہ نکلتے تہے پہر جب علم بلاغت کے قانونسے معنی کئے
تو اسے حضرت کے مرتبۂ شفاعت نمودار ہوے اور حکم ہوا کہ تیری امت کی شفاعت کر چنانچہ شرح عقاید سنوسی و نسفی
مین اثبات مین شفاعت نبی کریم کے اس آیت کو سند لائے ہین ای برادر علم دو ہین ایک علم نافع دوسرا علم غیر نافع علم نافع
جسکو ملا راہ پر آیا اور علم غیر نافع جسنے پایا گمراہ ہوا حضرت اکثر وقت دعا مانگتے تہے اللہم انی اسئلك علما نافعا

واعوذ بك من علم لا ینفع یعنے خدایا مین مانگتا ہون تجھہ پاس وہ علم جو نفع دیوے اور پناہ مانگتا ہون اس علم سے جو نفع
نہ دیوے ای برادر جو لوگ کہ بصفت صدیق اکبر ہین حضرت کے فضایل و شمایل اور مرتبہ بڑہانے والے آیات و احادیث اور آثار و
روایات سنتے ہی قبول کرتے اور شادان و فرحان ہو جاتے جیسا صدیق اکبر قصہ معراج منافقون کے زبانی سنا کہ مسخری
سے کہتے تھے کہ تمہارے حضرت کہتے ہین کہ عرصہ قلیل مین ہفت فلک و عرش و کرسی کا مین سیر کرکے آیا ہون صدیق
اکبر یہہ سنتے ہی کہے کہ مین ایمان لایا کیونکہ جب ہم ایمان لائے کہ شب و روز مین جبرئیل کئی مرتبہ آتے جاتے ہین
تو پھر حضرت سے یہہ کام کچھہ بعید نہین باوجود کہ مجلس حضور مین صدیق اکبر موجود نہ تھے کیسی تصدیق کر لئے اور ملقب بلقب
صدیق ہوئے اسیطرح قیامت تک تابعان صدیق بھی ہوتے جاینگے اور جو بات حضرت کے مرتبت کی ہو قبول کر لینگے
علیٰ ہذا القیاس بعضے منافقان مجلس حضور مین وقت ذکر قصہ معراج موجود تھے ایمان نہین لائے اور اسکی تمسخر
کئے اسیطرح قیامت تک تابعان و اولاد منافقان ہوتے جاینگے حضرت کے مرتبت کے آیات و احادیث اور
آثار و روایات دیکھینگے تو انکو پوشیدہ کرینگے اور اگر کوئی لاکے بتلادے تو انکی معانی کو پیچے اور کرینگے
اور کہینگے یہہ ضعیف ہے اور وہ موضوع ہے ای برادر فرق یہی ہے کہ وے لوگ بھی کتب مطالعہ
کرتے ہین اور وقت مطالعہ کے جو مقدمات کہ حضرت کے مرتبت گھٹانیوالے نظر پڑے تو انکو چن لیکے علیحدہ
کرکے ایک دفتر تیار کرتے اور انہین کو عوام مین پھیلاتے اور وعظ و نصیحت کرتے اور اسیطرح ملائکہ کاتبین بھی
اسی موافق ایک دفتر لکھتے جاتے ہین کیونکہ انکا کام اعمال بندگان لکھنیکا ہی ہے اور ہم لوگ بھی کتب مطالعہ
کرتے ہین اور وقت مطالعہ کے جو مقدمات کہ حضرت کے مرتبت بڑہانیوالے نظر پڑے تو انکو چن لیکے علیحدہ

ایک دفتر بناتے اور اُنہیں کو لوگون مین پھیلاتے اسیطرح ہمارے کراماکاتبین بھی اُسکے موافق ایک دفتر لکھتے جارہے ہین جب فردائے قیامت مین خدا رب العزت کے روبرو دونو دفتر ملائکہ لاکے کھولینگے تو دیکھین کہ عاشق کو دفتر تنقیص مرتبت معشوق خوش آتا ہی یا دفتر مدح معشوق پسند پڑتا ہی

اے برادر یہہ میری نصیحت کو تم خوب یاد رکھو اور عمل کرو کہ کسی سے مدح مین رسول مقبول کے کچھہ سنے تو ہرگز مت اعتراض کرو بلکہ معترض سے احتراز کرو خصوصًا حضرت کے علم کے اوپر طعن کرنیسے یا طعن نکلے ایسی گفتگو کرنیسے بہت خوف کرتے رہو کیونکہ طعن کرنیکا طریقہ حضور اقدس کے وقت منافقون نے تراشا ہی چنانچہ ذات مقدس اسی طعن سے بارہا رنج اٹھاے اور برملا فرمائے کیا ہوا لوگ کو جو میرے علم پر طعن کرتے ہین اور تو ایسا خیال مت کر اسمین تحقیق علم اور مسئلہ کی ہی اگر تو سمجھیگا بہتر نہین اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دے کسواسطیکہ بہت سے مسائل شرع شریف مین آئے ہین کما ینبغی مدرک نہونے سے تفویض الی اللہ کیا جاتے ہین اور مسئلہ مذکورہ مین گفتگو کرنا بے ادبون نے نکالا اسو طریقہ یہی آپ بھی بے ادب و بدعتی بنے اور دوسرونکو بھی وسوسہ و ضلالت مین ڈالے

بے ادب خود را نہ تنہا داشت بد ۔ بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد

۳۴ سوال منکران علم غیب رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بھی فی الجملہ علم و دانش رکھنے مین حضرتکو عالم بعض الغیب کہنے مین تامل نکرینگے سرکا معلوم ہوتا ہی

جواب — اي برادر اگر کو اس بات کا گمان ہو تو اس جواب کو انکے دید ملش
کر دیں اگر وہ لوگ اپنے دستخطوں سے اسکو مزین کریں تو یہہ فتنہ اُٹھہ جاویگا اور مومنون
مین محبت پیدا ہوگی کیونکہ لفظ بعض ایسا بہتر لفظ ہی کی کسیطرحکا اسمین خلل
نہین اسیواسطے جب ہم حضرتکو عالم بعض الغیب کہنا روا رکھے تو گویا عالم بالذات
وبالاصالت وبالاحاطت وبالکل وبالجمیع نہ ہوے کیونکہ اگر ایسا ہوتے تو بعض کو جانکے
بعض کو نجاننے کا کیا سبب اور جو بالذات عالم ہوگا سو خواہ مخواہ کل غیوبات کا عالم ہوگا

واللہ الموفق والہادی

تمت